www.noor-ul-huda.com
(Urdu)
August .20.2007

الصلیب فی التاریخ

مرحوم علامہ یوسف جلیل

The Cross According to History

By
Late Allama Yousaf Jalil

باب اوّل

الصلیب فی التاریخ
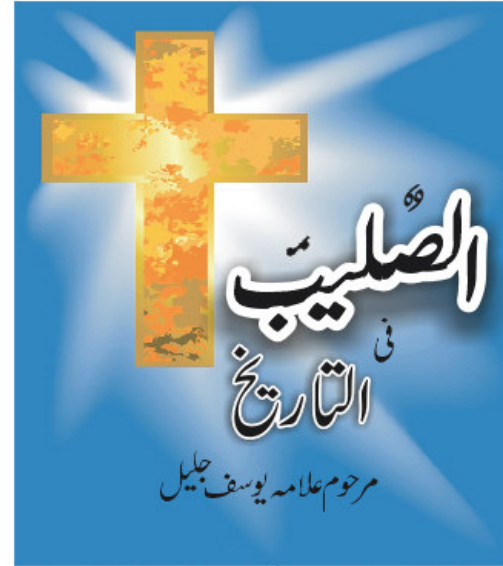
فصل اول

ازلیت صلیب

مسیحی علم الہٰیات میں ذات حق تعالیٰ کا مکاشفہ اورصلیب لازم ملزوم ہیں مکاشفہ کا لفظ کشف کے مشتق ہے جس کے معنی ہیں، کھولنا،ظاہر کرنا،یا معائنہ کرنا، مکاشفہ باب مفاعلہ پر ہے جس کا مفہوم ہے دوچیزوں کا ایک دوسری کوظاہر وباہر کرنا ۔

کائنات وجود مجازی ہے اوروجود ظہوراوروجود وشعور لازم وملزوم ہیں کائنات کی ہر شے جووجود مجازی کی مصداق ہے اپنے ظہوروبروزکا تقاضہ کرتی ہے اوراس تقاضائے ظہورکی جہت ہی سے اس کا وجود جومجازی ہے اگروجود مجازی کی یہ شان اوریہ خوبی ہے کہ وہ اپنے ظہوربروزاوراپنے مکاشفہ کی مقتضی ہو تواللہ تعالیٰ جووجود حقیقی ہے افضل واکمل طورپر اپنے ظہور وبروز اوراپنے مکاشفہ کا متقاضی ہے۔

کائنات جووجود مجازی ہے وجود حقیقی کا کامل ظہور ومکاشفہ نہیں اللہ کی ذات وصفات کا یہ ظہور ومکاشفہ حادث وغیرکامل ومحدود وناقص ہے اس کا یہ مکاشفہ ،مکاشفہ خارجی ہے اگرمکاشفہ خارجی کی حقیقت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی تومکاشفہ باطنی وازلی اعلیٰ وارفع طورپر شکوک وظنون سے بالاتر ہے کیونکہ غیرممکن ہے کہ اللہ ایک وقت مکاشفہ سے خالی محروم ہو اورپھر ایک وقت وہ مکاشفہ خارجی کا محتاج ومفتقر ہوجائے لہذا اللہ تعالیٰ کی کاملیت اس امر کی متقضی ہے کہ اس مکاشفہ ،مکاشفہ ازلی وباطنی ہو اورمکاشفہ خارجی اس کا ایک نتیجہ وثمرہ ہومکاشفہ ازلی ومحبت ازلی سے توقربانی ازلی بھی ثابت ہے لیکن یہ سب بطون ذات میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا وجود ازلی اپنے کلام ازلی سے ازل ہی سے مختص وممتاز ہے ۔کیونکہ ہونہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اورکسی آن علم وحکمت کے بغیر ہو اوراس کا علم وحکمت ازلی ہی کلام ازلی ہے اوراس کا کلام ازلی ہی ازل میں اس کا ظہور ومکاشفہ ہو اوراسی نے ازل میں ذات اللہ کے بطن میں اسے ظاہر وباہر اوراس کا مکاشفہ کیا غیرممکن ومحال ہے کہ اللہ کا وجودازلی ہو اورحیات ازلیہ سے ممتاز

ومختص نہ ہوکیونکہ وجود اورکلامِ حیات کے بغیر نہیں ہوسکتے انجیل میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا جس طرح باپ (وجود ازلی) اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اُس نے بیٹے (کلام ازلی) کوبھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے (یوحنا ۵: ۲۶) اسی لئے کہا گیا حیاتِ ازلی یعنی روح القدس باپ بیٹے اور روح القدس سے صادر ہے۔

کلام ازلی نے علم وحکمت ازلی ہونے کی جہت سے ازل میں وجود ازلی (باپ) کوجانا اورتمام کائنات کواس کی تخلیق سے پیشتر جانا اس لئے ازل ہیں وہ وجود ازلی کا مکاشفہ اوراس کوظاہر وکشف کرنے والا تاریخ عالم میں اس کاظہوراکمل اورمکاشفہ خارجی ٹھہرا۔

وجود ازلی اورکلام ازلی اورحیات ازلی کے سریان باہمی (Inter Penetiation) کی جہت سے اللہ محبت ہے اورمحبت قربانی پر دلالت کرتی ہے ازلی قربانی کا تقاضا توسریان باہمی سے ہوالیکن اس ازلی قربانی کا اختصاص کلام ازلی سے ہوا توقربانی خارجی کا اختصاص بھی اسی سے ہوا قربانی خارجی اللہ کی محبت کا ثبوت اکمل ہے خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا پیارا بیٹا بخش دیا تاکہ جوکوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے (یوحنا ۳: ۱۶)۔

ازلی قربانی کے سلسلہ میں آیا ہے" اورزمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جوبنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے" مکاشفہ ۱۳: ۸ مذبوح ازلی کلام ازلی ہے کیونکہ مکاشفہ ازلی اورحکمت وعلم ازلی ہونے کی جہت سے قربانی خارجی کا ارادہ ازلی اورمنصوبہ ازلی اسی میں کیا گیا (یعنی کلام ازلی (بیٹے) کے خارجی قربانی اورمکاشفہ خارجی ہونے کا ارادہ ازلی ہی قربانی ازلی ہے چنانچہ لکھا ہے" اس ازلی ارادہ کے مطابق جواس نے ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کیا تھا"افیسوں ۳: ۱۱۔ اس نظریہ کی تشریح وتوضیح یوں بھی کی گئی "تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اوربے داغ برے یعنی سیدنا مسیح کے بیش قیمت خون سے اس کا علم توبنائے عالم سے پیشتر تھا مگراس کا ظہور اخیر زمانے میں تمہاری خاطر ہوا (۱پطرس ۱: ۲۰)۔

فصل دوئم

کائنات میں مکاشفہ وصلیب کی تجلّیات

کائنات جوازلی کلمتہ اللہ یا ازلی کلام کے ذریعہ سے تخلیق کی گئی ازلی کلمتہ اللہ کی مظہر ہے وہ ازلی کلام کی ذات وصفات اورشیون وافعال کی تجلی گاہ ومظہر اورمکاشفہ ہے کس لئے کہ کائنات کی محدودیت کلمتہ اللہ کی لا محدودیت پر اوراس کا حدوث ازلی کلمتہ اللہ کے قدم پر اورناقص وادنیٰ جمال وجلال ازلی کلمتہ اللہ کے کامل جمال وجلال پر اوراس کا تغیر ازلی کلمتہ اللہ کے عدم تغیر پر اورشمس وقمر اورستاروں کا نورازلی کلمتہ اللہ کے حقیقی اورافضل واکمل نورپر دلالت کرتا ہے ظاہر ہے کہ تمام اشیائے کائنات قربانی کی جہت سے مکاشفہ ہیں اگرسورج چاند اورستارے اپنا نورفضاؤں پر نچھاورکریں توان کا ظہور بروز کیسے ہو؟ اوراگر وہ لالہ وگل اورنسیم سحر اپنی خوشبوئیں نہ پھیلائیں اوراپنی دلکش رعنائی دوسروں تک نہ پہنچائیں توازلی کلمتہ اللہ کے جمال اوراس کی پاکیزگی کامکاشفہ کیسے ثابت ہوں۔

علاوہ ازیں کائنات جوازلی کلمتہ اللہ کا ادنیٰ وناقص مکاشفہ ہے اس کی بقا پر موقوف ہے غورکیجئے جمادات اپنی قوتیں اوراپنے جوہر نباتات پر قربان کرتی ہیں اورنباتات ،حیوانات اورانسان کی غذا اورخوراك بنتی ہیں اورانسان حیوانات کورام کرکے ان سے کئی کام لیتا ہے اوران کا گوشت کھاتا اورزندگی حاصل کرتا ہے۔

مانا کہ ازلی کلمتہ اللہ نے انسا کو اپنی شکل وصورت پر پیدا کیا اوراس میں اپنا دم پھونکااوراسے اپنی رفاقت وقربت کا اعزاز بخشا لیکن انسان نے اپنی آزاد مرضی اورخود مختاری سے گناہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا انسان کی شکل وصورت مسخ ہوگئی اس کی طبیعت میں بگاڑپیدا ہو اوروہ ازلی کلمتہ اللہ کی رفاقت وقربت سے محروم ہوگیا۔

گناہ سے پیشتر توباغ عدن میں زندگی کے درخت تك جانے کے لئے ایك سیدھا راستہ تھا لیکن گناہ کے بعد اس راستہ پر کروبیوں اورچودگرگھومنے والی شعلہ زن تلوارکورکھاکہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں اوراس طرح سے زندگی کے درخت تك پہنچانے والے سیدھے راستہ کوکاٹ دیا گیا جس سے چار راستے پیدا ہوگئے اوریہ سیدھا راستہ، سیدھاراستہ نہ رہا چار راستے صلیب پر دلالت کرتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی لاحق ہوئی کوئی ایسی شخصیت ہوجوکائنات میں سے اوربالائے کائنات ہوجوناسوت دلاہوت

جوحدوث وقدم کی جامع ہوصلیب پر مصلوب ہوکر وجود حقیقی کے بے حد انصاف جوگناہ آدم کے باعث موجزن ہو اوروجود حقیقی کی محبت کوظاہرکرکے اس کے جلال وجمال کا مکاشفہ بنے صلیب کی چاروں سمتیں اس امر پر دال ہیں کہ وہ تمام اکنافِ عالم کے لئے ہے صرف صلیب پر ہی متجسدکلمتہ اللہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاکر خدا اورانسان میں میل ملاپ کراسکتا تھا۔

فصل سوئم
صلیب اقوام عالم میں

چینی

عہدِ قدیم میں چینیوں کا خیال تھاکہ خدا نے کائنات صلیب کی شکل وصورت پربنائی ہے۔

وسطی امریکہ کے لوگ

وسطی امریکہ کے باشندوں کے نزدیک صلیب چار اطراف کی نشان وہی کرتی تھی جن سے بارش آتی ہے۔

میکسیکو

میکسیکو کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ صلیب زندگی کا درخت ہے ان کا ایمان تھاکہ صلیب پرآفتاب کا دیوتا قربان ہوا۔

یونانی

یونانیوں کی نگاہ میں اپالودیوتا کا عصائےشاہی صلیب کی شکل کا تھا اپالو دیوتا یونانیوں کے نزدیک سورج کا دیوتا تھا گویا سورج کے دیوتاکا عصائے شاہی صلیب تھی۔

مصری

مصری صلیب کا کلید حیات تصور کرتے تھے وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ دیوتا صلیب کے ذریعہ سے مردوں کو زندہ کردیا کرتے تھے مصر کی ایک پرانی تحریر سے ظاہر وعیاں ہے کہ دیوی انوکت نے اسرٹی سن ۱۱۱ جوفراغنئہ مصر میں سے تھا صلیب کواس کے نتھنوں کے قریب کرکے کہا" میں تجھے زندگی ، استحکام اورتقدس عطا کرتی ہوں"۔

فنیکی

حتیوں اورفنیکیوں نے تصورِ صلیب مصریوں سے لیا حتیٰ وفنیکی بادشاہوں اورسردارکاہنوں کے ہاتھ میں صلیب زندگی کے درخت کی علامت متصورہوتی تھی ان کے نزدیک صلیب عستارات دیوی کی مظہر تھی عستارات کے معنی ہیں وہ جوزندگی عطا کرتی ہے ۔

ہندوستانی

ہندوستان میں صلیب کا نشان سواستیکا کہلاتا تھا بدھ مت کے پیرو اس نشان کو بہت استعمال کرتے تھے ہندوستان سے یہ نشان بدھ مت کے مبلغین کے ذریعے چین اورجاپان میں متدادل ہوا۔

چینی سواتیکا کوسرسبزی وخوشحالی اورلمبی عمر کا باعث تصور کرتے تھے جاپانیوں کی نگاہ میں بھی سواتیکا خوشحالی وسرسبزی کا نشان تھا سواستیکا سورج کا نشان متصور ہوتا تھا۔ ہندوؤں میں اب بھی یہ نشان مستعمل ہے یہ نشان نیک فال ، رضا جوئی برکت خوشحالی، زندگی اورسلامتی کا نشان سمجھا جاتا رہا یہ میاں بیوی اورہندوستان کی چا ذاتوں کے میل ملاپ کا نشان متصور ہوتا رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ طلوعِ آفتاب سے پیشتر جس طرح صبح صادق کی روشنی فضاؤں میں پھیل کر طلوع آفتاب کا مژدہ سناتی ہے اسی طرح ازلی کلمتہ اللہ جوآفتابِ صداقت ہے کہ مصلوبیت سے بیشتر تصورصلیب کا اقوام عالم میں پھیل جانا ضروری امر تھا اورازلی کلمتہ اللہ جس کے ذریعہ سے تخلیق کائنات ہوئی اورجوکائنات کا مالک ہے اس نے اپنی ہی خارجی قربانی اوراپنے ہی مکاشفہ خارجی کا تصوراقوام عالم کے دلوں میں جاگزیں کردیا۔

فصل چہارم

الکتاب کے عہدِ عتیق میں مکاشفہ وصلیب

عہدِ عتیق میں مرقوم ہے خدا نے آدم سے کہا خدا نے نوح کو کہا۔ خدا ابراہیم پر ظاہر ہوا خدا کا فرشتہ دوفرشتوں کے ہمراہ ابراہیم کے پاس آیا خدا نے ابراہیم اوراسحاق ویعقوب سے وعدہ کیا کہ دنیا کی تمام اقوام تمہاری نسل سے برکت پائیں گی۔ یعقوب نے بہ حالت مسافرت خواب میں ایک سیڑھی دیکھی جوآسمان وزمین کو ملاتی تھی یہ سیڑھی ازلی کلمتہ اللہ کے تجسم اس کی کامل بشریت اورکامل الوہیت اوراس کے درمیانی ہونے کا مکاشفہ تھی۔

وادی مدیاں میں موسیٰ پر ازلی کلمتہ اللہ آگ کی جلتی ہوئی جھاڑی میں ظہورپذیر ہوا یشوع پردریائے یردن پر ازلی کلمتہ اللہ کا جلالی فرشتہ کی صورت میں مکاشفہ ہوا اوریسعیاہ اورحزقی ایل نے کلمتہ اللہ کوآدم زاد کی صورت میں دیکھا جس کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے فرشتوں نے اپنے چہرے اپنے پروں سے چھپا رکھے تھے۔ یہ سبھی امورمکاشفات ہیں۔

عہدِ عتیق میں کلمتہ اللہ کے مکاشفہ کے ساتھ ساتھ صلیب کی تجلیات بکثرت نظرآتی ہیں ازلی کلمتہ اللہ کی خلاف ورزی اورحکم عدولی پر یعنی آدم وحوا سے گناہ کی سرزد ہونے پر اُنہوں نے اپنے آپ کو ننگا اورعریاں معلوم ومحسوس کیا تواُنہوں نے اپنی برہنگی کوچھپانے کے لئے درختوں کے پتوں سے لباس تیارکئے لیکن درختوں کے پتوں سے تیارشدہ لباس اس کی برہنگی کوچھپانہ سکتے تھے اس لئے کلمتہ اللہ نے ان کے لئے درختوں کے پتوں سے تیارشدہ لباس کے بجائے جانورکی کھال کے لباس تیارکئے گویا باغِ عدن میں جب آدم وحوا اپنی برہنگی کوچھپانہ سکے توکلمتہ اللہ نے ان کی برہنگی کوچھپانے کے لئے بے گناہ ومعصوم جانورکا خون بہایا۔ آدم وحوا کی برہنگی کوچھپانے کے لئے بے گناہ ومعصوم جانورکا خون بہانا کوہ کلوری کی صلیب پربہائے جانے والے خون کی طرف ایک اشارہ لطیف تھا۔

آدم وحوا کے بیٹے قائین کی قربانی مقبول نہ ہوسکی کیونکہ اس نے اپنے کھیت کی کاشت کردہ اشیاء کا ہدیہ کلمتہ اللہ کوپیش کیا یہ ہدیہ کلمتہ اللہ کی خارجی قربانی سے انکارکے مترادف تھا لیکن ہابیل نے کلمتہ اللہ کی ظہورپذیرہونے والی قربانی پرایمان کا اظہاراپنے گلہ کے بے عیب اورصحت مندبرہ کی قربانی سے کیا جومقبول درگاہ الہیٰ ہوا۔

حضرت نوح اپنے زمانہ کے لوگوں سے روحانی واخلاقی اعتبار سے اعلیٰ وافضل تھے۔ خدا نے اُن پر یہ ظاہر ہوکرایک مہیب وخطرناک طوفانِ آب سے آگاہ کیا اورایک کشتی اپنی حفاظت کے لئے بنانے کو کہا حضرت نوح نے لوگوں کو آنے والے خطرناک سیلاب سے بچنے کے لئے توبہ ومعافی کی تلقین کی تولوگوں نے ان کا مذاق اڑایا اوران سے تمسخر کیا پھرسیلاب کے خطرناک ومہلک پانیوں نے آلیا بادتیزوتند نے اُنہیں سراسیمہ وپریشان کیا اورخوفناک لہریں اوراژدھوں کی مانند ان کی جانب لپکیں لوگوں کا تمسخر اورسیلاب کی تباہ کاریاں ،لہروں کا سراسیمہ کرنے والا شوراوربادتیزتندکاکشتی نوح سے تصادم رومی سپاہیوں کا تمسخر اوراہل یہود اورفقیہ فریسیوں کا ہیجان انگیز شوروغوغا مخالفت کی ان تیز تند ہواؤں کا آئینہ داروپیش خیمہ تھا جس سے تاریخ کے ایک بھرنے والے موڑپر کلمتہ اللہ کودوچار ہونا پڑا یہاں تیز ہواؤں اور موجزن پانیوں کا جوش وخروش تھا وہاں اہلِ یہود کے انبوہ کثیر کا یہ شوروغوغا تھااسے صلیب دے صلیب۔

حضرت ابراہیم نے کلمتہ اللہ کی عالمگیر قربانی جومذبح صلیب پرپیش کی گئی اورنجات کے ازلی منصوبہ پر ایمان کا اظہاراپنے بیٹے اضحاق کوقربانی سے کیا پیدائش ۲۲: ۲ میں آیا ہے تب خدا نے ابراہام کو کہاکہ تواپنے بیٹے اضحاق کو جوتیرا اکلوتا بیٹا ہے اورجسے توپیارکرتا ہے اپنے ساتھ لے کر موریاہ کے ایک ملک میں جا اوروہاں اسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پرجومیں تجھے بتاؤں گا(کوہ کلوری) سوختنی قربانی کے طورپر چڑھا۔۔۔۔۔ اورابراہام نے ہاتھ بڑھاکر چھری لی تاکہ اپنے بیٹے (اضحاق) کوذبح کرے تب خداوند کے فرشتہ (کلمتہ اللہ) نے پکارا کہ اے ابراہام ! اے ابراہام اس نے کہا میں حاضرہوں پھر کہاکہ تواپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اورنہ اس سے کچھ کرکیونکہ اب میں جان گیا ہوں کہ توخدا سے ڈرتا ہے اس لئے کہ تونے اپنے بیٹے کوبھی جوتیرا اکلوتا بیٹا ہے مجھ سے دریغ نہ کیا اورابراہام نے نگاہ کی اوراپنے پیچھے ایک مینڈھا (برہ) جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے دیکھا تب ابراہام نے جاکر اس مینڈھے کوپکڑا اوراپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طورپر چڑھایا(پیدائش ۲۲: ۱۱تا ۱۲) اورخدا کے فرشتہ (کلمتہ اللہ) نے آسمان سے دوبارہ ابراہام کوپکارا اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ چونکہ تونے یہ کام کیااوراپنے بیٹے کوبھی جوتیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے ۔۔۔۔ تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی"۔

۱۔ آیاتِ مندرجہ بالا سے یہ حقائق آشکارا ہیں کہ کلمتہ اللہ نے اضحاق کوقربان نہ ہونے دیا ۔ کیونکہ وہ اس زمانہ کی بت پرست اقوام پر یہ حقیقت واضح کرنا چاہتا تھاکہ تم جواپنے پہلوٹھوں کواپنے گناہوں کی معافی کی خاطر یا اپنے دیوی دیوتاؤں کوخوشنودی حاصل کرنے کی نظر سے قربان کرتے ہو توگویا فعل بے سود کے مرتکب ہوتے ہوکیونکہ تمہارے پہلوٹھے جنہیں تم قربان کرتے ہومیری بخشش ورحمت کا نتیجہ وثمرہ ہے وہ میں نے ہی تمہیں عطا کئے ہیں لہذا تمہاری کوئی چیز اپنی نہیں جنہیں تم قربانی کے لئے پیش کرسکتے ہو حتیٰ کہ تمہارے پہلوٹھے اورتمہاری مجبوب ترین چیزیں تمہاری اپنی نہیں مزیدبراں یہ کہ خوشنودی ورضامندی میری ہی مقصود ونظر ہونا چاہیے نہ کہ دیوی دیوتاؤں کی تمہاری محبوب ترین چیزوں اورپہلوٹھوں کی قربانی شعور واطاعت وخود انکاری اورخود نثاری سے خالی ہیں اس لئے تمہاری قربانیاں ،قربانیاں نہیں ہیں تم اپنے پاس سے اپنے گناہوں کے عوضانہ وفدیہ میں کچھ بھی نہیں دے سکتے لہذا یہ فضول وبے سود رسم قربانی جوتم میں متداول ہے منسوخ وموقوف ہونا چاہیے۔

۲۔ خدا نے اضحاق کی قربانی کے بجائے مینڈھے یابرہ کی قربانی قبول ومنظورکی مراد یہ کہ برہ کی قربانی اضحاق کی قربانی کا فدیہ وعوضانہ تھا اسی طرح تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کی سزاکا فدیہ کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ المسیح کی عالمگیر قربانی ہے جوکوہ کلوری پر جوموریاہ کے پہاڑوں میں" ہے وقوع پذیر ہونے کوتھی۔

۳۔ حضرت ابراہیم اضحاق کی قربانی پیش کرنے کا ارادہ کرچکے توایک اعتبار سے انہوں نے پیش کردی کیونکہ اُنہوں نے خداکی محبت واطاعت کی خاطر اپنادل اضحاق کی محبت سے خالی کردیا اوربیٹے کے مقابلہ میں اللہ کو محبوب ترگردانا اسی وجہ سے آپ خلیل اللہ یعنی اللہ کے دوست کہلائے اُنہیں ایمانداروں کا باپ کہا گیاکیونکہ ان کاایمان یہاں تک مضبوط ومستحکم تھاکہ وہ اللہ جوبڑھاپے میں جب اس کی جسمانی قوت وزورناپید ہوچکا تھا بیٹا دے سکتا ہے اوروہی اللہ جس نے تاریکی سے روشنی کو اورنیسی سے ہستی کوخلعت وجودبخشی وہی اللہ قربان شدہ بیٹے کو ازسر نوزندہ بھی کرسکتا ہے علاوہ ازیں حضرت ابراہیم نے نگاہ الہام سے کلمتہ اللہ یسوع المسیح کودیکھا اوراس پرایمان لائے کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ

المسیح نے اپنی حیاتِ ارضی کے دوران اہل یہود کو کہا تمہارا باپ میرا دیکھنے کاآرزومند تھا۔ چنانچہ اس نے دیکھا اورخوش ہوا۔

حضرت اضحاق کوسیدنا مسیح کا پیش رو اس اعتبار سے کہاکہ آپ نے برضا ورغبت قربان ہونا منظورکیا چنانچہ آپ شاداں وفرماں اپنے باپ ابراہیم کی معیت میں اپنی پُشت پر قربان گاہ کی لکڑیاں اٹھائے کوہ موریاہ کی جانب چل پڑے کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح نے بھی برضادرغبت مصلوب ہونا پسند کیا اوراپنی صلیب خود پشت پر اٹھائے کوہ کلوری کی جانب گامزن ہوئے۔

حضرت ابراہیم نے جس طرح مسوپتامیہ کے چاربادشاہوں پر فتح حاصل کی اسی طرح سیدنا مسیح مصلوب نے شیطان و گناہ اورموت وقبرپر فتح حاصل کی۔

حضرت یعقوب کوعیساؤ کے ڈرسے اپناملک چھوڑکر راہ فرار اختیا رکرنا اورمسافرت کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح کوہیرودیس کے ڈرسے ملک فلسطین چھوڑکر مصر جانا اورسفرکی تکالیف ومصائب کوبرداشت کرنا پڑا۔حضرت یوسف کو ان کے بھائیوں نے ستایا اورمصرمیں تیس روپوں کے عوض فروخت ہوئے کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح بھی تیس روپوں کے عوض دشمنوں کے حوالہ کئے گئے۔ حضرت اضحاق ویوسف کا موت سے گذرکرزندگی میں داخل ہونا سیدنا عیسیٰ المسیح کی فتح موت وقید کے نشان ہیں۔

ملک مصر میں بنی اسرائیل نے اپنے اپنے خاندانوں میں برہ کی قربانی کے ذریعہ سے غلامی سے رہائی حاصل کی ان کے گھروں کے دروازوں کی چاروں چوکھٹوں پر برہ کے خون سے لگائے ہوئے نشان صلیب کے آئینہ دارتھے موت کے فرشتہ نے جنہیں دیکھ کر بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کونہ مارا معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کے عہد میں بھی صلیب کے باعث بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں نے موت سے رہائی اورزندگی حاصل کی فراغنہ کی غلامی سے آزادی حاصل کی ،روشنی کا وہ ستون جوتاریکی شب میں بنی اسرائیل کی راہوں کوروشن ومنورکرتا اوران کے دن کوبادل کا ستون بن کراُنہیں تمازت آفتابِ سے محفوظ رکھتے ہوئے ملک کنعان میں لے گیا کلمتہ اللہ المسیح کی صلیب کا پیش خیمہ تھا صحرا کی خلوتوں میں جومن بنی اسرائیل پر برسا کلمتہ اللہ کے نزول اوروہ چٹان جس سے ضربِ کلیمی کے باعث پانی کا چشمہ بہ نکلا کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح کے پہلوئے مبارک کے چھیدے جانے کی عکاسی کرتا تھا۔

دورانِ سفر ایک وادی میں جب بنی اسرائیل سانپوں کے ڈسنے سے مرنے لگے توخدا نے حضرت موسیٰ پر ظاہر ہوکر کہا کہ وہ ایک پیتل کا سانپ بناکر اسے اونچے پرچڑھائیں جومارگزیدہ اس پیتل کے سانپ کی جانب نگاہ کرے گا بچ جائے گا۔

مسیحی الہٰیات کے ماہرین نے وادی صحرا میں پیتل کے سانپ کے اونچے پرچڑھائے جانے کوصلیب کا مثیل قرار دیا ظاہر ہے اونچے پرچڑھایا ہوا پیتل کا سانپ بے جان ومردہ تھا اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھاکہ کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت، موت کی موت ہے چنانچہ کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا اورجس طرح موسیٰ نے سانپ بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جوکوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔(یوحنا۳: ۱۴، ۱۵)۔

توریت کے مقابلہ میں زبور واضح تر انداز میں کلمتہ اللہ کی صلیبی دکھوں اورصلیبی موت اورتمام واردات صلیب کوپیش گوئیوں کے طورپر پیش کرتا ہے چنانچہ اس حقیقت کو توضیح کے لئے زبور ۲۲ کو پیش کیا جاسکتا ہے اس زبور میں کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح کے مصلوب کرنے والوں کے ہجوم ان کی دشمنی و کینہ پروری آپ کے کپڑوں پر قرعہ اندازی آپ کے ٹھٹھوں میں اڑائے جانے آپ کے ہاتھ پاؤں کے چھیدے جانے اورنیزے سے دل کے پھٹنے کی جامع ومکمل تصویرجسے مصورالہام نے نہایت غم انگیز وحسرتناک اندازمیں پیش کیا ہے نظرآتی ہے۔

یوناہ نبی جوتین دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے تواس الہامی وتاریخی واقعہ نے اس حقیقت کوظاہر واضح کردیا کہ مسیح مصلوب بھی تین دن تک قبرمیں رہیں گے۔

الغرض عہدِ عتیق کے بے شمار واقعات اورآیات اس حقیقت کوظاہر وباہر کرتے ہیں کہ عہد عتیق میں بھی مکاشفہ وصلیب ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ وپیوستہ تھے۔

فصل پنجم

الکتاب کا عہدِ جدید

چاروں انجیل نویسوں نے جن میں سے متی، یوحنا، کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح کے خاص شاگرد اورمرقس ،لوقا شاگردوں کے شاگرد تھے ۔کلمتہ اللہ عیسیٰ المسیح کے صلیبی موت کے واقعہ کو خاص اہمیت دی ہے متی،لوقا سیدنا عیسیٰ کی کنواری مریم سے بن باپ ولادت کوبیان کرتے ہیں لیکن مرقس ویوحنا آپ کی ولادت کا ذکرنہیں کرتے لیکن کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت کا واقعہ فاجعہ ان کی نگاہ میں انتہا اہم وعظیم تھاکہ سبھوں نے اسے بیان کرنا لازم ،واجب جانا۔ انجیل کا موضوعِ خاص واقعہ صلیب ہے کوہ کلوری پر سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت ہی انجیل ہے کیونکہ اس سے اللہ کا ازلی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا خدا کا ازلی ارادہ پورا ہوا ۔ صلیب کے علم ازلی نے عملی جامہ پہنا کیونکہ صلیب ہی انسان کے لئے باعثِ نجات ٹھہری اسی سے حیاتِ ابدی کا مژدہ ملا اسی سے بہشت بریں کی راہیں استوارہوئیں۔

اگرانجیل میں سے صلیب کے تاریخی والہامی واقعہ کو خذف کردیا جائے توانجیل ، انجیل نہیں رہتی کیونکہ صلیب کی چٹان سے زندگی جاوید کے چشمے پھوٹتے ہیں صلیب مفتاح الحیات ہے اسی سے بہشت بریں کے سنہری دروازے ہوتے ہیں اسی سے نجات وحیات اورمحبت وراستبازی کے گلستانوں کی آبیاری ہوتی ہے کہ کوہ کلوری کی رفعتوں پر سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت کے وسیلہ سے خدا کے جمال وجلال کا مکاشفہ ہوا۔ اسی سے خدا کی وحدت صفاتی کا عملی ثبوت ملا کیونکہ صلیب کے ذریعہ سے خدا کی بے حد محبت اوربے حدانصاف کے تقاضے پورے ہوئے خدا اورانسان میں میل ملاپ ہوا کائنات نے ایک نئی زندگی اورآزادی کی راہ دیکھی انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت ،سدھری فطرت انسانی کے بگاڑ اورفساد کا علاج وامداد ہوا۔ جدائی اوردُوری کی دیوار منہدم ہوئی۔ آسمان وزمین ایک دوسرے سے بغل گیرہوئے اللہ کی کثرت صفاتی میں وحدت پیدا ہوئی صراط مستقیم کی تشکیل ہوئی جس طرح بحر قلزم کے طوفانی پانیوں پر عصائے موسوی کی ضرب سے بنی اسرائیل کے لئے سلامتی وحفاظت اورامن وآزادی کا رستہ پیدا ہوا اسی طرح سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیب سے گناہ وموت کی طوفان انگیز موجوں میں سے نجات وحیات کی صراط مستقیم نمودارہوئی ۔

صلیب نفی خودی کی تلقین ہے تونفی خودی کی تکمیل کا وسیلہ بھی نفی خودی کا درس دینا اورصلیب کونظر انداز کردینا نفی خودی کے رموز واسرار کونہ سمجھنے کے مترادف ہے صلیب نفی خودی میں نئے نئے مفاہیم ومطالب پیدا کرتی ہے صلیب کے ذریعے سے نفی خودی اپنی ہی ذات کی روحانی سربلندی تک محدود نہیں رہتی بلکہ دوسروں کی روحانی خوشی ومسرت اورمحبت وہمدردی کا باعث بھی بنتی ہے وہ نفی خودی جورعنائی صلیب سے خالی ہو روحانی غروروعجب پیدا کرتی ہے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیب کے توسط سے ہم خدا اورکائنات سے متعلق مسیحی نظریہ کی چوٹیوں کوچھونے لگتے ہیں صلیب مسیحی ایمان کی منطق کوسربلند وسرفراز کرتی ہے کیونکہ صلیب کے وسیلہ سے الہام وتاریخ ،وقت اورابدیت اورخدا اورانسان عیسیٰ المسیح یعنی ابن آدم اورکلمتہ اللہ ایک دوسرے سے ہم کنار ہوتے ہیں صلیب سے ذات وصفات الہٰی کا مکاشفہ ہوا۔

صلیب قیامت المسیح نوی بشریت اورکائناتِ نواور نحو زندگی کی جدت کا وسیلہ ہے صلیب ہی سے سیدنا عیسیٰ نے بشری رغبتوں اورخواہشوں پر غلبہ پایا اورصلیبی موت کی معراج حاصل کرنے کے بعد قبراورموت اورگناہ اورشیطان کومغلوب کرنا ممکن ہوا لہذا صلیبی موت سے ایک جلالی بشریت کا پیدا ہونا لازم و واجب ٹھہرا صلیب ہی سے سیدنا عیسیٰ المسیح ٹھہرے اورابن اللہ اورکلمتہ ثابت ہوئے اگروہ صلیبی موت نہ مرتے توزندہ بھی نہ ہوتے صلیب معراج جلال ثابت ہوئی صلیب تمام امراض کا علاج اورتمام اخلاقی وروحانی بیماریوں کا نسخہ شفا بنتی قیامت المسیح ہوکریوم الدین کہ یوم عدالت ان سب کی بنیاد صلیب ہے۔

مسیحی عقیدہ تجسم کی غرض وغایت صلیب ہے۔ کلمتہ اللہ کے مکاشفہ خارجی کا ذریعہ صلیب ہے لہذا ناممکن ومحال ہے کہ تاریخ عالم میں واقعہ صلیب رونما ہوتا صلیب خدا کا ازلی منصوبہ ہے اس لئے ہونہیں سکتا کہ تاریخ کے کسی نہ کسی موڑپر یہ منصوبہ پورا نہ ہوتا۔ یہ خدا کی گناہ سے نفرت اورالہٰی پاکیزگی اورمحبت کی تفسیر ہے اس لئے ہونہیں سکتا کہ کسی آن اس کا اظہار نہ ہوتا صلیب دنیاوی زندگی اورابدی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ یہ حق تعالیٰ کی حکمت وقدرت کا بیانِ مبین ہے اس کے گلستانوں میں قیامت المسیح کی صبح بہاراں ہے صلیب سے بڑی حقیقت اورخدا کا عمیق ترین بھید ہے ازل ہی میں ایمانداروں کے برگزیدہ ہونے کا معیار صلیب تھا

صلیب ایک نحوزندگی ہے اقوام عالم کے بہت سے پیچیدہ مسائل کا حل صلیب ہے یہ مسیحی ایمان کا نقطہ عروج ہے کلمتہ اللہ کا بشریت کواختیارکرنا اورتاریخ عالم میں قدم رکھنا صلیب کا آغاز تھا بلندی سے پستی میں آنا اوراپنے آپ کو خالی کرنا صلیب کے مترادف تھا۔آپ کی حیاتِ ارضی صلیب کی تفسیر تھی۔

فصل ششم

صلیب پولوس رسول کے خطوط میں

پولوس رواتی فلاسفر سنیکا کا معاصر یہودیت کا عالم اورفلسفہ یونان کا ماہر شروع شروع میں مسیحیت کا مخالف اورمسیحیوں کا ایذارسا ں تھا دمشق جاتے ہوئے سیدنا عیسیٰ کا نوراُس کے چوگرد چمکا پولوس نے اسکی آوازسنی اوراُس نے سیدنا عیسیٰ کودیکھا اوردائرہ مسیحیت میں داخل ہوا تورسالت اورعلم وعرفان کے دروازے اس پر کھل گئے اوروہ مسیحیت کا زبردست مبشر اوررسول ثابت ہوا اُس نے اپنے خطوط میں صلیب کے مختلف پہلوؤں پر یوں روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ صلیب آزادی اوربرکت اورروح موعود کے حصول کا وسیلہ ہے۔

المسیح جوہمارے لئے لعنی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے جوکوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے تاکہ مسیح یسوع میں ابراہام کی برکت غیرقوموں تک پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اس روح کوحاصل کریں جس کا وعدہ ہوا۔گلتیوں ۳: ۱۳تا ۱۴۔

۲۔ نفی خودی

اورجومسیح یسوع کے ہیں اُنھوں نے جسم کو اس کی تمام رغبتوں اورخواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔گلتیوں ۵: ۲۴۔

۳۔ صلیب باعثِ فخر ہے

لیکن خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوائے اپنے خداوند یسوع المسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اورمیں دنیا کے اعتبار سے۔

۴۔ حکموں کی دستاویزمٹاڈالی

اورحکموں کی وہ دستاویز مٹاڈالی جوہمارے نام پر اورہمارے خلاف تھی اوراس کوصلیب پر کیلوں سے جڑکر سامنے سے ہٹادیا۔

۵۔ صلیب فتح کا شادیانہ ہے

اس نے حکومتوں اوراختیاروں کواپنے اُوپر سے اُتارکراُن کا برملا تماشا بنایا اورصلیب کے سبب سے اُن پر فتح کا شادیانہ بجایا۔

٦۔ صلیب صلح ومیل کا ذریعہ ہے

اوراُس کے خون کے سبب سے جوصلیب پر بہا صلح کرکے سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کرے۔کلسیوں ۱: ۲۰۔

اوراُس نے اب اس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلہ سے تمہارا بھی میل کرلیا خواہ وہ زمین کے ہوں ۔ خواہ آسمان کے اوراُس نے اب اس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلہ سے تمہارا بھی میل ملاپ کرلیا ۔کلسیوں ۱: ۲۰ تا ۲۲۔

۷۔ صلیب سے سیدنا مسیح سربلند ہوئے اوراسی سے وہ المسیح اورمولاثابت ہوئے۔

اور(یسوع) یہاں تک فرمانبرداررہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی اسی واسطے خدا نے ابھی اسے بہت سربلند کیا اوراسے وہ نام بخشا جوسب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہرایک گھٹنا ٹکے خواہ آسمانیوں کا ہو اورخواہ زمینیوں کا خواہ ان کا جوزمین کے نیچے ہیں اورخدا باپ کے جلال کے لئے ہرایک زبان اقرارکرے کہ یسوع (ہی) مسیح خداوند ہے۔

۸۔ صلیب پاکیزگی بخشتی ہے

اسی لئے یسوع نے بھی اُمت کو اپنے خون سے پاک کرنے کے لئے دروازہ سے باہر دکھ اٹھایا۔

صلیب لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے

پس میں تمہیں جتائے دیتاہوں کہ جوکوئی خدا کی روح کی ہدایت سے بولتاہے وہ نہیں کہتاکہ یسوع ملعون ہے اورنہ کوئی روح القدس کے بغیر کہہ سکتا ہے کہ یسوع خداوند ہے(۱کرنتھیوں ۱۲: ۳)۔

صلیب خدا کی قدرت ہے

کیونکہ صلیب کا پیام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک توبے وقوفی مگرہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی حکمت ہے۔ ۱کرنتھیوں ۱: ۱۸۔

صلیب کے دکھوں سے سیدنا عیسیٰ کمال تک پہنچے

پس اسرائیل کا سارا گھرانہ جان لے کہ خدا نے اسی یسوع کوجسے تم نے مصلوب کیاخداوند بھی کیا اورمسیح بھی اعمال ۲: ۳۶۔

فصل ہفتم

صلیب دنیائے مسیحیت میں

یونانیوں اورمشرقی اقوام کی تقلید میں رومی سلطنت باغیوں اورمجرموں کوصلیب پرآویزاں کردیتے تھے یہودی لوگوں کی نگاہ میں صلیبی موت لعنتی موت متصورہوا کرتی تھی لیکن سیدنا مسیح نے جونغمہ ذکریا کےمطابق " خدا کی عین رحمت ہے" صلیب کی لعنت کوبرکت ورحمت من اوراپنی صلیبی موت کوسرچشمہ حیات ونعمت وہدایت میں تبدیل کردیا اوراپنی صلیبی موت کے واقعہ کویادگارکے طورپر ہمیشہ کے لئے منانے کے لئے عشائے ربانی کے سیکرامنٹ کومقررکیا بپتسمہ کا فلسفہ بھی سیدنا مسیح میں مرنا اور دوبارہ زندہ ہونا ہے چنانچہ یہ دونوں سیکرامنٹ جوسیدنا عیسیٰ کی صلیبی موت پردلالت کرتے ہیں مشرقی ومغربی کی راسخ العقیدہ کلیسیاؤں میں دوہزارسال سے منائے جاتے ہیں لہذا دنیائے مسیحیت میں سیدنا عیسیٰ کی صلیبی موت کا واقعہ ایک تاریخی حقیقت بن کر رہ گیا ہے قرآن حکیم نے بھی المسیح عیسیٰ ابن مریم کے یوم ولادت اوریوم ذات اورقیامت المسیح کے دن کو صلح

وسلامتی کے ایام کہہ کر انجیل سے ہم نوائی وہم آہنگی کا اظہار کیا ہے۔

صلیب روم میں

پہلی تین صدیوں کے دوران روم میں وہ تمام لوگ جوسیدنا عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے روم کے بُت پرستوں کی ایذارسانی کا شکار ہوئے اُنہوں نے قیاصرہ روحم کی الوہیت سے انکار کیا اورقیاصرہ روحم کے مجسموں کے سامنے سربسجود ہونے سے انکار کیا وہ نذرِآتش کئے گئے بھوکے شیروں کے آگے پھینکے گئے ،آروں سے چیرے گئے وہ روم کی شاہراہوں پرساری ساری رات مثل شموع جلائے گئے توبھی اُنہوں نے سیدنا عیسیٰ المسیح کا انکارنہ کیا وہ روم کے تہ خانوں میں چھپ کر عبادت کرتے۔ سیدنا عیسیٰ کی حمدمیں گیت گاتے اوراسی سے الوہیت منسوب کرکے اسے واجب التعظیم گردانتے تھے۔

ان تہ خانوں کی دیواروں پر اُنہوں نے کلمتہ اللہ کے پکڑوائے جانے سردارکاہنوں اورپیلاطوس کی عدالت میں بطورمجرم پیش کئے جانے اورمصلوب کئے جانے کی تصاویر نقش کر رکھی تھیں علاوہ ازیں وہ ہرروز عشائے ربانی کی رسم کی ادائیگی کے ذریعہ کلمتہ اللہ سیدنا عیسیٰ کی صلیبی موت کا اقرارکیا کرتے تھے مسیحی قبروں پریہ تحریر کندہ کی جاتی تھی صلیب میری زندگی ہے ان تہ خانوں کی دیواروں پر واردات تصلیب کی منقوش تصاویرآج بھی واقعہ صلیب کی صداقت کی شاہد ہیں۔

صلیب کارتھیج میں

تیسری صدی مسیحی کے آغازمیں کارتھیج کا مسیحی عالم ٹرٹولین لکھتا ہے کہ صلیب مسیحیوں کا مقبولِ عام نشان ہے مسیحی لوگ گھروں میں داخل ہوتے ہوئے گھروں سے نکلتے وقت جُوتے اورکپڑے پہنتے ہوئے غسل خانوں میں غسل سے پیشتر شام کو کھانے کی میزوں پر بیٹھتے ہوئے اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ہرحالت میں صلیب کا نشان اپنے سینوں اوراپنے ماتھوں پربناتے تھے۔

جے کومودوارگونے ایک نظم میں لکھا ہے" آدم کی وفات کے بعد آدم کے بیٹے سیت نے زندگی کے درخت کی ایک قلم آدم کی قبرپر لگائی جب یہ قلم درخت بن گئی تو موسیٰ نے اس کی شاخ سے اپنا عصا بنایا۔ جس سے اس نے کئی معجزات کئے (حضرت سلیمان نے اس درخت سے ہیکل کی تعمیر کے سلسلہ میں لکڑی حاصل کی سیدنا عیسیٰ المسیح کومصلوب کرنے والوں نے اس درخت سے صلیب

تیار کی گلگتا پر یہ صلیب مدفون ہوئی ملکہ ہلینا کے عہد میں یہ صلیب قبر سے نکالی گئی اس لئے ۳ مئی کے دن کو مشرقی کلیسیا نے صلیب کی بازیابی کا اتوار مقرر کیا۔

صلیب ملک ایران میں

چوتھی صدی مسیحی ملک ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے مسیحی سپہ سالار شاہین نے یروشلیم کو فتح کیا تو ایران لوٹتے ہوئے سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیب بطور تبرک ایران میں لے آیا چودہ برس کے بعد وہ صلیب یروشلیم واپس لائی گئی اس لئے مشرقی کلیسیا نے ۱۴ ستمبر کو صلیب کی بازیابی کا تہوار مقرر کیا۔

خسرو پرویز تمسخر کے طور پر ایران کے مسیحیوں کو کہا کرتا تھا کہ تمہارا عیسیٰ المسیح صلیب پر لعنتی موت مرا۔

صلیب مشرقی روم میں

چوتھی صدی مسیحی میں قیصر کانسٹنٹائن نے اپنے مروجہ سکوں پر صلیب کا نشان کندہ کیا قیصر جولین جس نے مسیحیت سے انکار کیا سکوں پر صلیب کا نشان کندہ کرنے کی مخالفت کی بعد کے زمانہ میں صلیب نہ صرف بادشاہوں کے تاجوں اور سکوں پر منقوش ہوتی رہی بلکہ مذبحوں ، زیورات ، جواہرات ،چراغدانوں ، لیمپوں ،گھر کے دروازوں ،اورقبروں کے کتبوں پر ثبت کی جاتی تھی۔

نویں صدی مسیحی میں سیدنا عیسیٰ کی صلیبی موت کے تمام واقعات کے مجسمے بننے لگے قرونِ وسطیٰ میں مجمسوں کے ذریع صلیب کی تاریخی حقیقت کو بیش ازبیش ظاہر کیا گیا صلیب کے سبز رنگ کے مجسمے اس حقیقت کو ظاہر کرتے تھے کہ صلیب درخت سے بنی سرخ رنگ کے مجسمے یہ ظاہر کرتے کہ سیدنا عیسیٰ المسیح کا خون صلیب پر بہا نیلے رنگ کے مجسمے اس امر کو ظاہر کرتے تھے سیدنا عیسیٰ المسیح نے صلیب کے ذریع کمال حاصل کرکے آسمان کی طرف صعود کیا۔سفید رنگ کے مجسمے اس امر کو ظاہر کرتے تھے کہ مسیح مصلوب الوہیت رکھتا ہے۔

فصل ہشتم

واقعہ صلیب کی تائید میں چند دلائل

دلیل اوّل

تاریخ عالم اس حقیقت کی موید ہے کہ الکتاب کے عہدِ عتیق کی بہت سی پیش گوئیاں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں مثلاً نینوہ وبابل کی تباہی وبربادی کے بارے میں جوپیش گوئیاں یسعیاہ نبی نے کیں وہ شاہ اسوروشاہ فارس کے حملوں سے پایہ تکمیل تک پہنچیں ان عظیم شہروں کے کھنڈرات اب بھی زبانِ حال سے عہد عتیق کی ان پیش گوئیوں کی صداقت کی داستانیں سیاحوں اورماہرین حضریات کوسناتی ہیں دانی ایل نبی کی پیش خبریوں کے مطابق سلطنت بابل کے بعد قدیم ایران ویونان ، اورروم کی بادشاہتیں یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں اورمٹ گئیں ابن آدم کے ظہور کی جومدت اس نبی نے اپنی پیش خبریوں میں بیان کیں اس مدت کے انقضا یا پورا ہونے پر ابن آدم تاریخ عالم میں داخل ہوئے۔ بنی اسرائیل کی ملک مصر میں غلامی وآزادی اورملک بابل میں ان کی اسیری ورہائی کے بارے میں تمام پیش گوئیاں اپنے اپنے وقت معینہ پرپوری ہوئیں۔

اس سلسلہ میں ہمارا کہنا یہ ہے کہ اگراقوام عالم اوربنی اسرائیل کے بارے میں تمام پیش خبریاں اپنے اپنے وقت پرپوری ہوکر جزوتاریخ بنتی رہیں توسیدنا عیسیٰ کی مصلوبیت کے بارے میں عہدِ عتیق کی تمام پیش گوئیاں کا پورا ہونا اورایک تاریخی حقیقت بنتا ہرصاحب خردوہوش کے نزدیک امرواجب ولازم ہے۔

دلیل دوم

سیدنا عیسیٰ المسیح نے یروشلیم اورہیکل کی تباہی وبربادی اوربنی اسرائیل کے قتل عام اوراسیری وپراگندگی کے بارے میں جو پیش گوئیاں کیں تاریخ عالم شاہد ہے کہ ۷۰ ء میں رومی سپہ سالار ٹائٹس کے حملہ پر پایہ تکمیل تک پہنچیں ، توجوپیش خبریاں آپ نے اپنی ایذارسانی اورصلیبی موت اوردوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں کیں ان کا پورا ہونا اورایک تاریخی حقیقت بننا واجب ولازم تھا آپ نے فرمایا " ابن آدم آدمیوں کے حوالہ کیا جائے گا اوروہ اسے قتل کریں گے اوروہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا(متی ۱۷: ۲۲تا ۲۳) اورابن آدم کاہنوں اورفقیہ فریسیوں کے حوالہ کیا جائے گا اوروہ اس کے قتل کا حکم دیں گے اوراسے غیر قوموں کے حوالہ کریں گے تاکہ وہ اُسے ٹھٹھوں میں اڑائیں اورکوڑے ماریں اورصلیب چڑھائیں اورتیسرے

دن زندہ کیا جائے (متی ۲۰: ۱۸ تا ۱۹) چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیاکہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اوراپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے (متی ۲۰: ۲۸)۔

سیدنا عیسیٰ المسیح نے عہدِ عتیق میں مرقومہ پیش خبریوں کااطلاق اپنے آپ پرکیا اورسیدنا عیسیٰ نے اُن سے کہا تم سب ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کہ ماروں گا اوربھیڑیں پراگندہ ہوجائیں گی مگر میں اپنے جی اٹھنے کے بعد گلیل کو جاؤں گا مرقس ۱۴: ۲۷تا ۲۸ ضرور ہے کہ ابن آدم دکھ اٹھانے اوربزرگ اورسردار کاہن اورفقیہ اسے رد کریں اوروہ قاتل کیا جائے اورتیسرے دن جی اٹھے لوقا ۹: ۲۲ پھر اُس نے ان بارہ کوساتھ لے کر ان سے کہا دیکھو ہم یروشلیم کوجاتے ہیں اورجتنی باتیں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں ابن آدم کے حق میں پوری ہونگی کیونکہ وہ غیرقوم والوں کے حوالہ کیا جائے گا اورلوگ اُسے ٹھٹھوں میں اڑائیں گے اوربے عزت کریں گے اوراس پر تھوکیں گے اوراسے کوڑے ماریں گے اورقتل کریں گے اوروہ تیسرے دن جی اٹھے گا۔لوقا ۱۸: ۳۱تا ۳۲۔

سیدنا عیسیٰ المسیح نے تاکستان کی تمثیل میں بیٹے کے قتل کئے جانے کا اطلاق اپنی صلیبی موت پر کیا تمام پیشینگوئیاں کوپورا ہونا ضروری تھاکیونکہ الہام ونبوت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

دلیل سوم

غیرمسیحی مورخین نے سیدنا عیسیٰ کی صلیبی موت کوایک تاریخی حقیقت گردان کراُسے اپنی اپنی تاریخوں میں بیان کیا چنانچہ یہودی مورخ یوسیفس لکھتا ہے کہ یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ کوجس نے المسیح ہونے کا دعویٰ کیا یروشلیم میں مصلوب کیا رومی مورخ طاسی طوس (ولادت ۵۹ء) نیروبادشاہ کے ان مظالم کے بیان میں جومسیحیوں پر اس نے کئے لکھتا ہے کہ اس فرقہ کا بانی سیدنا مسیح تھا جسے قیصر طبریاس کے عہد حکومت میں پنطس پلاطوس نے مجرموں کی سزا (صلیب)دے کرمارڈالا۔ یونانی مورخ لوسیان (تاریخ پیدائش ۱۰۰ء) اپنی تصنیف میں بانی مسیحیت کوسفسطائی مصلوب کہتاہے ایک اورمصنف سلس اپکوری سنکی فیلسوف مسیح کو مصلوب عیسیٰ لکھتاہے تاریخ ایران بہ عہد ساسانیاں کا مصنف سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت کوایک تاریخی حقیقت قراردیتاہے۔

دلیل چہارم

وہ الہام جوکائنات میں پایا جاتاہے اوروہ الہام جوفلسفہ میں عکس ریز ہے دونوں الکتاب کے مرکزی الہام ومکاشفہ یعنی سیدنا عیسیٰ المسیح کے صلیبی واقعہ کی تائید وتصدیق کرتے ہیں الغرض کائنات وفلسفہ والہام اورتاریخ آپ کی صلیبی موت کے شاہدصادق ہیں علاوہ ازیں عہدعتیق وعہد جدید واقعہ صلیب کی اہمیت اوفادیت کے قائل ہیں بنا برایں سیدنا عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت ایک حقیقت ہے جس کی تکذیب وتردید محال ہے۔

دلیل پنجم

سیدنا عیسیٰ المسیح جمعہ کے روز مصلوب ہوئے آغاز مسیحیت ہی سے دنیا بھر کی کلیسیائیں تقریباً دوہزارسال سے جمعتہ المبارک کوبارہ بجے سے تین بجے تک سیدنا المسیح کی مصلوبیت کے سلسلہ میں گرجا گھروں میں خاص عبادت کے دوران سیدنا عیسیٰ المسیح کے سات کلمات مبارکہ (جوآپ نے بحالت مصلوبیت کہے) اسرار ورموز پر غور وفکرتی رہی ہیں اس تہوار کومسیحی تقویم میں خاص اہمیت حاصل ہے اسی طرح بپتسمہ اورعشائے ربانی کے سیکرامنٹ جوآغاز مسیحیت سے تاایں دم دنیاکی راسخ العقیدہ کلیسیاؤں میں ادا کئے جاتے ہیں آپ کی صلیبی موت کی حقیقت کوظاہرکرتے ہیں۔

دلیل ششم

مانی نے جس نے مسیحیت اور زرتشتی مذہب کی آمیزش سے مانی مذہب کی داغ بیل ڈالی یہ تعلیم دی کہ مسیح نور ہے اورنورمصلوب نہیں ہوسکتا اس لئے سیدنا عیسیٰ مصلوب نہیں ہوئے ابتدائی قرون مسیحیہ میں سکندریہ کے ناستک جوفلسفہ یونان ویران سے متاثر تھے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ سیدنا عیسیٰ کا جسم حقیقی جسم نہ تھا وہ محض ایک تجلی تھا لہذا سیدنا عیسیٰ المسیح مصلوب نہیں ہوئے۔

مارقیونی عہدعتیق اورانجیل کے بعض حصوں کورد کرتے تھے وہ ناستکوں کی طرح فلسفہ یونان سے متاثر تھے اوریہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کلمتہ اللہ جوبہ حیثیت قوت یاانرجی کائنات میں جاری وساری ہے مجسم نہیں ہوسکتا لہذا کلمتہ اللہ مصلوب نہیں ہوئے ڈوسی ٹسٹ ناستکوں اورمارقیونیوں کی طرح فلسفہ یونان سے متاثر ہونے کے باعث ایمان رکھتے تھے کہ سیدنا عیسیٰ المسیح کا جسم حقیقی جسم نہ تھا نہ کلمتہ اللہ مجسم ہوا لہذا وہ مصلوب نہیں ہوئے۔

ظاہر ہے کہ یونانی فلسفہ کا ابتدائی مسیحی صدیوں میں مسیحیت سے ٹکراؤ ہوا تواس سے الوہیت مسیح تجسم مسیح اورمصلوبیت سیدنا المسیح کے بارے میں بعض لوگوں کے دلوں میں شکوك اورالجھنیں پیدا ہوئیں لیکن راسخ العقیدہ کلیسیاؤں نے ان تمام بدعتی فرقوں کوکلیسیاؤں سے خارج کرکے اُنہیں غیرمسیحی اوربدعتی قرار دیا اورالوہیت مسیح اورتجسم کلمتہ اللہ اور مصلوبیت عیسیٰ المسیح کومسیحیت کے بنیادی اصولات اورانجیل کی روح رواں ٹھہرایا اورجس طرح مسیحیت فلسفہ یونان اوربت پرست مذاہب کے ٹکراؤ اوران سے مقابلہ کرنے کے بعد غالب وفاتح ثابت ہوئی اسی طرح سے اس نے ناستکوں ، مارقیونیوں ڈوسی ٹسٹوں تمام بدعتی فرقوں پر فتح عظیم حاصل کی اورواقعہ تصلیب مسیح کا انکارکرنے والوں کوبدعتی ٹھہرایا ظہورِاسلام سے پیشترباسلیدی بدعتی فرقہ کے اس مسیحی نظریہ پریقین رکھتے تھے کہ عیسیٰ المسیح مصلوبیت کے وقت خود توقدرت الہٰی سے آسمان میں صعود کرگئے اوران کے بجائے شمعون کرینی جوسیدنا المسیح کا ہم شکل ہوگیا تھا مصلوب ہوا۔

رکوسیہ فرقہ کے بدعتی مسیحی جوظہوراسلام میں عربستان میں بکثرت سکونت پذیرتھے عیسیٰ المسیح کی مصلوبیت کی تردید کیا کرتے تھے بعض علماء کا خیال ہے کہ بشپ قس بن ساعدہ جوہر سال مکہ معظمہ کے قریب میلہ عکاظ میں آکر توحید الہٰی اوریوم آخرت کے موضوعات پر فصیح وبلیغ عربی میں خطبہ پڑھا کرتا تھا رکوسیہ فرقہ کا بشپ تھا بقول مولانا عبدالاحد دہلوی جودورامیہ کے عربی ادب کے مصنف ہیں فرقہ رکوسیہ کے مقلد یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ ابن مریم چونکہ خدا کے محبوب ومقبول نبی تھے اس لئے وہ نہ صلیب کی اذیتوں میں مبتلا ہوئے اورنہ صلیب پرمرے وہ اللہ کی قدرت سے آسمان پر صعود کرگئے اوریہوداہ اسکریوتی جوآپ کاہم شکل ہوگیا تھا مصلوب ہوا نہ کہ عیسیٰ ابن مریم۔

دورِ حاضرہ کے معقولیت پرستوں اوریورپ کے مشہور مخالفین مسیحیت کا نظریہ یہ کہ عیسیٰ المسیح مصلوب توضرور ہوئے لیکن آپ صلیبی موت نہیں مرے بلکہ آپ کی موت سے پیشتر غشی کی حالت میں آپ کوصلیب سے اتارلیا گیا اوران خوشبودار دواؤں کی تاثیر سے جوآپ کے بدن پر ملی گئیں ہوش میں آگئے ایک آئریش ناول نویس لکھتا کہ عیسیٰ المسیح درحقیقت صلیب پرنہیں

مرے بلکہ بے ہوش ہوگئے پھرجب ہوش میں آئے توصحت یاب ہونے پر عوام الناس کی خدمت کا کام وسیع پیمانے پر کیا روسی مصنف نوٹووچ بھی اسی طرح کا نظریہ عیسیٰ المسیح کی صلیبی موت کے بارے میں سپرد قلم کرتا ہے۔

سیداحمد خان نے تفسیرالقرآن میں لکھا کہ اگرہم عیسیٰ ابن مریم کی مصلوبیت کا انکارکریں تویہ ایک تاریخی واقعہ کا انکارہوگا اورتاریخ چونکہ حقیقت کی عکاسی کرتی ہے اسی لئے اس سے حقیقت کا انکارہوگا لہذا عیسیٰ ابن مریم مصلوب توضرور ہوئے لیکن وہ صلیب پرمرے نہیں آپ کوبے ہوشی کے عالم میں صلیب سے اتارلیا گیا اورصحتیاب ہونے پر آپ طبعی موت مرے جماعت احمدیہ کے بانی کے بھی عیسیٰ ابن مریم کے صلیبی واقعہ کا اقرار اورآپ کی صلیبی موت کا انکارکرتے ہوئے یہ نظریہ بیان کیاکہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کے زخموں سے شفا یاب ہونے کے بعد تبلیغ کے سلسلہ میں وارد کشمیر ہوئے اور۱۲۰ سال کی عمر میں رحلت فرما ہوئے توسری نگرکے محلہ خان یارمیں مدفون ہوئے۔

ظاہر وعیاں ہے کہ دوہزارسال سے راسخ العقیدہ کلیسیائیں ان تمام خیالات ونظریات کی جوتوریت وزبور وصحف انبیاء اورانجیل کی بنیادی واصولی تعلیمات کے برعکس ہوں تکذیب وتردید کرتی وہی ہیں جوکلمات سیدنا المسیح نے صلیب پراپنی زبانِ مبارک سے فرمائے ان سے ثابت ومبرہن ہے کہ صلیب پر آپ کوغشی کی حالت میں نہ اُتاراگیا۔

علاوہ ازیں اگرچہ کہلاجائے کہ سیدنا عیسیٰ المسیح صلیبی موت نہیں مرے تویہ تاریخ والہام وفلسفہ کی حقائق کی تکذیب کے مترادف ہوگا۔

دلیل ہفتم

جس امر متنازع فیہ میں مدعی اورمدعیٰ علیہ متفق اورہم خیال ہوجائیں توامرمتنازع فیہ متنازع نہیں رہتا بلکہ اس کی صداقت وحقانیت کوتسلیم کرلینا واجب ولازم ہواکرتا ہے۔

یہودی جومسیحیت کے دشمن ومخالف ہیں اس امر کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سیدنا المسیح کومصلوب کردیا اورمسیحی بھی اس حقیقت کوتسلیم کرتے ہیں کہ ہاں یہودیوں نےآپ کو مصلوب کیا اورتوریت وزبوراورصحف انبیاء جواہل یہود کی الہامی کتابیں ہیں۔ سیدنا المسیح کی مصلوبیت کے بارے میں انجیل سے جواہل مسیحیت کی الہامی کتاب ہے متفق ہیں لہذا مدعی اورمدعی

علیہ کا تواقق وتطابق سیدنا المسیح کی مصلوبیت پر مہر توثیق وتصدیق وتائید ثبت کرتا ہے لہذا مصدق ومہمین اورگواہ کا یعنی قرآن حکیم کا مدعی ومدعی علیہ اورتوریت وزبور وصحف انبیاء وانجیل سے متفق ہونا امر لازم متصور ہوگا اورقرآن کریم بذات خود پہلی کتابوں کی تصدیق وتائید کرنے کا اعلان کرتا ہے۔